سُورَةُ النَّمل

یہ سورہ مبارکہ بھی مکی سورتوں میں سے ہے اس میں سات رکوع اور ترانوے آیات ہیں۔

رکوع نمبر ۱　　آیات ۱ تا ۱۴　　وَقَالَ الَّذِيْنَ 19/16

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱﴾
هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۲﴾
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا
لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۙ﴿۴﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ
فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾
وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ
عَلِيْمٍ ﴿۶﴾
اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ
سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ
قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾
فَلَمَّا جَاۗءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِى
النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸﴾
يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿۹﴾
وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا
جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى
لَا تَخَفْ ۣ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
طس۔ یہ قرآن اور کتاب روشن کی آیتیں ہیں (۱)
مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے (۲)
وہ جو نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت کا یقین
رکھتے ہیں (۳)
جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے انکے اعمال اُن کے
لئے آراستہ کر دیئے ہیں تو وہ سرگرداں ہو رہے ہیں (۴)
یہی لوگ ہیں جن کے لئے بڑا عذاب ہے اور وہ آخرت میں
بھی بہت نقصان اٹھانے والے ہیں (۵)
اور تم کو قرآن (خدائے) حکیم و علیم کی طرف سے عطا
کیا جاتا ہے (۶)
جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے
میں وہاں سے (رستے کا) پتہ لاتا ہوں یا سلگتا ہوا انگارا
تمہارے پاس لاتا ہوں تاکہ تم تاپو (۷)
جب موسیٰ اسکے پاس آئے تو ندا آئی کہ وہ جو آگ میں (تجلی دکھاتا) ہے
بابرکت ہے اور وہ جو آگ کے اردگرد ہیں اور خدا جو تمام عالم کا پروردگار ہے پاک ہے (۸)
اے موسیٰ میں ہی خدائے غالب و دانا ہوں (۹)
اور اپنی لاٹھی ڈال دو جب اسے دیکھا تو (اسطرح) ہل رہی تھی گویا
سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا (حکم ہوا کہ)
موسیٰ ڈرو مت۔ ہمارے پاس پیغمبر ڈرا نہیں کرتے (۱۰)

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Ṭā, Sīn. These are revelations of the Qur'ān and a Scripture that maketh plain.

2. A guidance and good tidings for believers,

3. Who establish worship and pay the poor-due and are sure of the Hereafter.

4. Lo! as for those who believe not in the Hereafter, We have made their works fair-seeming unto them so that they are all astray.

5. Those are they for whom is the worst of punishment, and in the Hereafter they will be the greatest losers.

6. Lo! as for thee, (Muhammad), thou verily receivest the Qur'ān from the presence of One Wise, Aware.

7. (Remember) when Moses said unto his household: Lo! I spy afar off a fire; I will bring you tidings thence, or bring to you a borrowed flame that ye may warm yourselves.

8. But when he reached it, he was called, saying: Blessed is Whosoever is in the fire and whosoever is round about it! And glorified be Allah, the Lord of the Worlds!

9. O Moses! Lo! it is I, Allah, the Mighty, the Wise.

10. And throw down thy staff! But when he saw it writhing as it were a demon, he turned to flee headlong; (but it was said unto him): O Moses! Fear not! Lo! the emissaries fear not in My presence:

11. Save him who hath done wrong and afterward hath changed evil for good. And lo! I am Forgiving, Merciful.

12. And put thy hand into the bosom of thy robe, it will come forth white but unhurt. (This will be one) among nine tokens unto Pharaoh and his people. Lo! they were ever evil-living folk.

13. But when Our tokens came unto them, plain to see, they said: This is mere magic!

14. And they denied them, though their souls acknowledged them, for spite and arrogance. Then see the nature of the consequence for the wrong-doers!

إِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوٓءٍ
فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١﴾
وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ
مِنْ غَيْرِ سُوٓءٍ فِي تِسْعِ ءَايَٰتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
وَقَوْمِهِۦٓ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَٰسِقِينَ ﴿١٢﴾
فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ ءَايَٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَٰذَا
سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾
وَجَحَدُوا بِهَا وَٱسْتَيْقَنَتْهَآ أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا
ع وَعُلُوًّا فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُفْسِدِينَ ﴿١٤﴾

ہاں جس نے ظلم کیا پھر برائی کے بدلے نیکی سے بدل دیا
تو میں بخشنے والا مہربان ہوں ﴿١١﴾
اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو بے عیب سفید نکلے گا
(ان دو معجزوں کے ساتھ جو) نو معجزوں میں (داخل ہیں) فرعون
اور اس کی قوم کے پاس (جاؤ) کہ وہ بدکردار لوگ ہیں ﴿١٢﴾
جب اُن کے پاس ہماری روشن نشانیاں پہنچیں کہنے لگے
یہ صریح جادو ہے ﴿١٣﴾
اور بے انصافی اور غرور سے اُن سے انکار کیا لیکن اُن کے
دل اُن کو مان چکے تھے سو دیکھ لو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا ﴿١٤﴾

اسرار و معارف

طٰسٓ یہ قرآن کی آیات ہیں جو ایک کھلی کتاب ہے یعنی جو حقائق کو واضح کر کے بیان کرتی ہے اور باعثِ ہدایت بھی ہے اور نوید کامرانی بھی ان لوگوں کے لیے جو اس پر یقین رکھتے ہیں اور ان کے یقین کی دلیل یہ ہے کہ عملاً اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اور عبادات کے ادا کرنے میں پوری کوشش کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں یعنی کردار میں بھی اور معیشت میں بھی اللہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور یہ سب کسی دنیاوی فائدے یا لالچ میں نہیں کرتے بلکہ انہیں آخرت اور روزِ جزا پر یقین کامل ہے لہٰذا اس روز کی کامیابی کے خواہشمند ہیں۔ اور ایسے لوگ جو آخرت پر یقین نہیں کرتے ان کو سزا کے طور پر ان کے اعمالِ بد ہی خوبصورت دکھائے جاتے ہیں اور یوں وہ انہیں کاموں میں مزید آگے بھٹکتے چلے جاتے ہیں ایسے لوگ ایک دردناک عذاب میں مبتلا رہتے ہیں اور آخرت میں بھی بہت بڑا نقصان اٹھانے والے ہیں لیکن ان کے نہ ماننے سے قرآن کی صداقت پہ تو حرف نہیں آسکتا کہ یہ تو آپ کے پاس اللہ کی طرف سے جو بہت بڑا علم رکھنے والا اور حکمت والا ہے نازل ہو رہا ہے۔

اس طرح کے واقعات سے آپ دل برداشتہ نہ ہوں کہ پہلے انبیا بھی بڑی صداقتوں اور معجزات کے ساتھ مبعوث ہوئے مگر بدنصیب لوگوں نے ان کی بات ماننے سے بھی انکار کر دیا۔

جیسے موسیٰ علیہ السلام کو جب مصر کو واپس روانہ ہوئے گھر والے بھی ساتھ تھے کہ جنگل میں راستہ بھول گئے اور سردی بھی تھی ایک طرف وادی میں آگ نظر آئی تو گھر والوں سے فرمایا کہ آپ بیٹھیں میں آگ دیکھ رہا ہوں اُمید ہے وہاں کسی سے راستہ بھی پوچھ لوں گا اور آپ کے لیے لکڑی سلگا کر لے آؤں گا تاکہ سرد رات میں تاپ سکو۔ مگر جب قریب پہنچے تو آواز آئی کہ برکت ہو ان پر بھی جو آگ کے اندر ہیں اور اس پر بھی جو پاس کھڑے ہیں۔

انوارِ الٰہیہ کا مشاہدہ اور کلامِ باری

گویا وہ دنیا کی آگ نہ تھی انوارات تھے جن میں فرشتے بھی تھے اور ان پر سلامتی بھیجی گئی مگر کلام اللہ کا ذاتی تھا جو موسیٰ علیہ السلام نے بے کیف اور بے جہت سُنا یعنی نہ اس کی کوئی کیفیت متعین ہو سکتی تھی اور نہ خاص جگہ بلکہ آواز ہر طرف سے آ رہی تھی جیسے صرف کان ہی نہیں سُن پا رہے تھے بلکہ سارا بدن پاؤں سے سر تک کان کا کام کر رہا تھا۔

تجلی ذاتی تھی یا نہیں

یہ سوال کہ یہ انوارات تجلیٰ ذاتی تھے یا نہیں اس پر مفسرین کرام نے بہت کچھ لکھا ہے مگر فقیر کو جو علم نصیب ہے اس کے مطابق یہ تجلی صفاتی تھی کہ اس میں ملائکہ بھی تھے نیز یہ تعلیم کے لیے تھی اور علم صفت ہے رہا یہ مسئلہ کہ نظر آنے والی آگ میں خود اللہ موجود تھے تو اس کی تردید فرما دی گئی کہ اللہ حلول سے پاک ہے وہ ان باتوں سے بلند ہے کہ اس کی ذات کسی وجود میں حلول کرے بلکہ وہ سارے وجودوں کا خالق اور باقی رکھنے والا ہے نگہبان ہے لہٰذا خطاب فرماتے ہوئے مزید ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ میں اللہ ہوں جو غالب اور حکمتوں والا ہے اور آپ کو یہاں بلانا میری حکمت کا تقاضا ہے اب آپ میری قدرت کا تماشہ دیکھیں ذرا اس ہاتھ کی لاٹھی کو ڈال دیں جب انہوں نے عصا ڈال دیا تو ایک بہت بڑا اژدھا بن کر لہرانے لگا موسیٰ علیہ السلام ڈر گئے اور یوں بھاگے کہ مڑ کر بھی نہ دیکھا تو ارشاد ہوا آپ ڈریں نہیں آپ کو تو رسالت عطا ہوئی ہے اور میرے رسول میری بارگاہ میں ڈرا نہیں کرتے۔

انبیاء میں بھی فطری خصوصیات ہوتی ہیں

اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ انبیاءِ کرام میں بھی انسانی فطری خصوصیات ہوتی ہیں اگر کہیں ان کا اظہار نہ ہو تو وہ بطور معجزہ ہوتا ہے۔

اور فرمایا آپ بھلا کیوں ڈریں میری بارگاہ میں تو اس گنہگار کو بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں جس نے گناہ سے توبہ کرکے نیکی کا راستہ اختیار کر لیا ہو کہ میں بخشنے والا اور مہربان ہوں اب دوسرا معجزہ یہ ہے اپنا ہاتھ گریبان کے اندر کیجیے اور باہر نکالیں گے تو چاند کی طرح روشن ہوگا اور ان سمیت ایسے نو معجزات آپ کو دیئے جاتے ہیں اب آپ فرعون اور اس کی قوم کے پاس جائیں کہ وہ گناہ آلود زندگی میں ڈوبے ہوئے ہیں پھر جب موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس پہنچے اور معجزات ظاہر فرما کر اللہ کی طرف دعوت دی تو وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ سب جادو ہے۔

کفرِ جحودی

یہ ان کا کفرِ جحودی تھا کہ ان کے دل بھی مان چکے تھے کہ یہ سب جادو نہیں اللہ کے عطا کردہ معجزات ہیں مگر ضد کے باعث انکار کر رہے تھے اور یہ بہت بڑا ظلم اور اظہارِ تکبر تھا جس کے وہ مرتکب ہوئے چنانچہ دیکھ لیجیے کہ ایسے فسادیوں کا کیسا برا انجام ہوا اور غرق ہو کر تباہ ہو گئے اور آگ میں داخل کیے گئے۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۵ تا ۳۱

وَقَالَ الَّذِينَ ۱۹/۱۷

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ
عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾
وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا
النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ
كُلِّ شَىْءٍ ۗ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾
وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَ
الْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾
حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ
نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ
لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ
لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾

اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم بخشا۔ اور انہوں نے کہا
کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں
پر فضیلت دی ﴿۱۵﴾
اور سلیمان داؤد کے قائم مقام ہوئے۔ اور کہنے لگے کہ لوگو
ہمیں (خدا کی طرف سے) جانوروں کی بولی سکھائی گئی ہے
اور ہر چیز عنایت فرمائی گئی ہے۔ بیشک یہ (اس کا) صریح فضل ہے ﴿۱۶﴾
اور سلیمان کے لئے جنوں اور انسانوں اور پرندوں کے
لشکر جمع کئے گئے اور وہ قسم وار کئے گئے تھے ﴿۱۷﴾
یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک
چیونٹی نے کہا کہ چیونٹیو اپنے اپنے بلوں میں داخل ہو
جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر تم کو کچل ڈالیں اور
اُن کو خبر بھی نہ ہو ﴿۱۸﴾

15. And We verily gave knowledge unto David and Solomon, and they said: Praise be to Allah, Who hath preferred us above many of His believing slaves!

16. And Solomon was David's heir. And he said: O mankind! Lo! we have been taught the language of birds, and have been given (abundance) of all things. This surely is evident favour.

17. And there were gathered together unto Solomon his armies of the jinn and humankind, and of the birds, and they were set in a battle order;

18. Till, when they reached the Valley of the Ants, an ant exclaimed: O ants! Enter your dwellings lest Solomon and his armies crush you, unperceiving.

19. And (Solomon) smiled, laughing at her speech, and said: My Lord, arouse me to be thankful for Thy favour wherewith Thou hast favoured me and my parents, and to do good that shall be pleasing unto Thee, and include me in (the number of) Thy righteous slaves.

20. And he sought among the birds and said: How is it that I see not the hoopoe, or is he among the absent?

21. I verily will punish him with hard punishment or I verily will slay him, or he verily shall bring me a plain excuse.

22. But he was not long in coming, and he said: I have found out (a thing) that thou apprehendest not, and I come unto thee from Sheba with sure tidings.

23. Lo! I found a woman ruling over them, and she hath been given (abundance) of all things, and hers is a mighty throne.

24. I found her and her people worshipping the sun instead of Allah; and Satan maketh their works fairseeming unto them, and debarreth them from the way (of Truth), so that they go not aright:

25. So that they worship not Allah, Who bringeth forth the hidden in the heavens and the earth, and knoweth what ye hide and what ye proclaim,

26. Allah; there is no God save Him, the Lord of the tremendous Throne.

27. (Solomon) said: We shall see whether thou speakest truth or whether thou art of the liars.

28. Go with this my letter and throw it down unto them; then turn away and see what (answer) they return.

29. (The Queen of Sheba) said (when she received the letter): O chieftains! Lo! there hath been thrown unto me a noble letter.

30. Lo! it is from Solomon, and lo! it is: In the name of Allah the Beneficent, the Merciful;

31. Exalt not yourselves against me, but come unto me as those who surrender.

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ	تو وہ اس کی بات سے ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ اے پروردگار
أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ	مجھے توفیق عنایت کر کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں
عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ	باپ پر کئے ہیں ان کا شکر کروں اور ایسے نیک کام کروں کہ تو
وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴿١٩﴾	ان سے خوش ہو جائے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما ﴿١٩﴾
وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى	اور جب انہوں نے جانوروں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے کیا سبب ہے
الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ﴿٢٠﴾	کہ ہدہد نظر نہیں آتا۔ کیا کہیں غائب ہو گیا ہے؟ ﴿٢٠﴾
لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ	میں اسے سخت سزا دوں گا یا ذبح کر ڈالوں گا یا میرے سامنے
أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢١﴾	(اپنی بے قصوری کی) دلیل صریح پیش کرے ﴿٢١﴾
فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا	ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ ہدہد آ موجود ہوا اور کہنے
لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ	لگا کہ مجھے ایک ایسی چیز معلوم ہوئی ہے جس کی آپ کو خبر نہیں
يَقِينٍ ﴿٢٢﴾	اور میں آپ کے پاس (شہر) سبا سے ایک سچی خبر لے کر آیا ہوں ﴿٢٢﴾
إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ	میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان لوگوں پر بادشاہت کرتی ہے
مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾	اور ہر چیز اسے میسر ہے اور اس کا ایک بڑا تخت ہے ﴿٢٣﴾
وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن	میں نے دیکھا کہ وہ اور اس کی قوم خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ
دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ	کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں آراستہ کر دکھائے ہیں
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٢٤﴾	اور ان کو رستے سے روک رکھا ہے پس وہ رستے پر نہیں آتے ﴿٢٤﴾
أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي	(اور نہیں سمجھتے) کہ خدا کو جو آسمانوں اور زمین میں چھپی چیزوں
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ	کو ظاہر کر دیتا اور تمہارے پوشیدہ اور ظاہر اعمال کو جانتا ہے
وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿٢٥﴾	کیوں سجدہ نہ کریں ﴿٢٥﴾
اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٢٦﴾	خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے ﴿٢٦﴾
قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾	(سلیمان نے) کہا (اچھا) ہم دیکھیں گے تو نے سچ کہا ہے یا تو جھوٹا ہے ﴿٢٧﴾
اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ	یہ میرا خط لے جا اور اسے ان کی طرف ڈال دے پھر ان کے
ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾	پاس سے پھر آ اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ﴿٢٨﴾
قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ	ملکہ نے کہا کہ دربار والو! میری طرف ایک نامہ گرامی
كَرِيمٌ ﴿٢٩﴾	ڈالا گیا ہے ﴿٢٩﴾
إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ	وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور (مضمون یہ ہے) کہ شروع خدا کا نام
الرَّحِيمِ ﴿٣٠﴾	لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ﴿٣٠﴾
ع أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣١﴾	(بعد اس کے یہ) کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور مطیع و منقاد ہو کر میرے پاس چلے آؤ ﴿٣١﴾

اسرار و معارف

ہم نے داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو علومِ نبوّت سے سرفراز فرمایا یہاں علم سے مراد نبوت کے ساتھ دوسرے علوم بھی شامل ہیں کہ حکومت و سیاست کا علم یا فنون میں سے زرہ سازی کا علم جو داؤد علیہ السلام کو بطورِ خاص عطا ہوا تھا نیز ان کی خصوصیت حکومت و سلطنت بھی تھی اور وہ حضرات اس پر شکر بھی ادا کرتے تھے کہ انہیں بہت سے نیک بندوں میں خاص فضیلت عطا کی گئی مثلاً ہر نبی کو بھی حکومت و سلطنت تو عطا نہ ہوئی اور سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام کے وارث مقرر ہوئے جب انہوں نے فرمایا کہ لوگو ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر وہ نعمت عطا ہوئی ہے جو اس عظیم الشان سلطنت کے لیے ضروری ہے اور یہ اللہ کریم کا خاص احسان ہے۔

وراثتِ انبیاء

سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے علومِ نبوت کے وارث ہوئے یہاں وراثتِ مال مراد لینا درست نہیں کہ مفسرین کرام کے مطابق داؤد علیہ السلام کے اُنیس ۱۹ بیٹے تھے جو مال کے وارث تھے مگر نبوت صرف سلیمان علیہ السلام کو عطا ہوئی لہٰذا حکومت و سلطنت پر بھی وہی فائز ہوئے کہ حکومت وراثت میں نہیں بلکہ اہلیت کی بنیاد پر ملنا چاہیے تھی۔ اس سب کو آپ ﷺ کے ارشادات اور واضح کر دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "ہم انبیاء کی جماعت نہ کسی سے وراثت پاتے ہیں نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے" یعنی دولتِ دُنیا اور روپے پیسے میں وراثت انبیاء میں نہیں ہوتی بلکہ فرمایا انبیاء کے وارث علما ہوتے ہیں کہ ان کی وراثت دراہم و دنانیر میں نہیں علم میں ہوتی ہے اور سلیمان علیہ السلام کو تو علوم عطا ہوئے ان میں اضافہ کر دیا گیا اور انہیں جنات اور چرند و پرند نیز وحوش پر بھی حکومت و سلطنت اور ان سب کی زبانیں سمجھنے کا علم عطا ہوا۔ اور پھر یہ روایت موجود ہے کہ حضور ﷺ سلیمان علیہ السلام کے وارث ہوتے جبکہ درمیان میں کم و بیش ستّرہ ۱۷ سو سال کا فاصلہ ہے۔

اور پھر انہوں نے اپنا لاؤ لشکر جمع فرمایا اپنی سلطنت میں کسی جانب نکلنے کو جس میں انسانوں کے علاوہ جنات اور جانور، پرندے وغیرہ اپنی اپنی جماعت میں حاضر تھے۔ اور ایک سمت کو نکلے حتّٰی کہ ایک وادی پر

گذر ہوا جہاں چیونٹیاں کثرت سے تھیں تو ایک چیونٹی نے لشکر کو آتا جان کر باقی چیونٹیوں سے کہا کہ اپنے گھروں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ لشکرِ سلیمان علیہ السلام تمہیں روندتا ہوا گذر جائے اور انہیں تمہارے حال کی خبر بھی نہ ہو کہ کوئی پاؤں کے نیچے مسلا گیا ہے۔

جانوروں میں بھی شعور ہے

اس سے ثابت ہے کہ جانوروں میں بھی شعور ہے اگرچہ ایسا کامل نہیں کہ وہ شریعت کے مکلف ٹھہرائے جاتے مگر شعور ضرور ہے اور فطری علوم جو انہیں بخشے گئے ہیں جیسے گھر بنانا غذا تلاش کرنا بچے پالنا اور اپنے خاندان کو سنبھالنا یہ سب فرائض وہ بخوبی انجام دیتے ہیں شہد کے چھتے ہیں اور شیروں کے کنبے ہیں ہاتھیوں کے ریوڑ اور کوؤں کی ڈار میں ہر جگہ یہ بات نظر آتی ہے۔

سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سن بھی لی اور سمجھ بھی لی۔ ظاہر ہے ان کا سُن لینا بھی معجزہ تھا کہ پاس تو نہ کھڑے تھے اور سمجھ لینا بھی۔ اور اس پر بہت خوش بھی ہوئے کہ اللہ نے مجھے یہ علم عطا فرمایا اور میری رعیت میں چیونٹی کو بھی احساس ذمہ داری بخشا ہے کہ ان کی سردار ان کو بچانے کی فکر کر رہی ہے۔ تو دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے کہ بارے الٰہا اپنی ان نعمتوں کو دوام عطا فرما اور مجھے توفیق عطا کر کہ شکر ادا کر سکوں کہ مجھ پر بھی اور میرے والد پر بھی یہ کتنے عظیم احسان فرمائے گئے اور نیک اعمال کی توفیق کے ساتھ انہیں قبول بھی فرما۔ اور مجھے ہمیشہ اپنے نیک اور صالح بندوں میں ہی شامل رکھ۔

نیک عمل اور قبولیت

انبیاء علیہم السلام کی دعا ایک طریق تعلیم بھی ہوتا ہے یہاں یہ تعلیم فرمائی کہ عمل کا صالح ہونا الگ بات ہے اور قبول ہونا الگ مثلاً جو عمل بھی ظاہراً شریعت کے مطابق ہے صالح ہے مگر قبول تو باطنی ارادے اور خلوص سے اور اللہ کریم کی مرضی سے ہوگا لہذا نیکی کے ساتھ بھی عجز کی ضرورت ہے۔

ایک جگہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کے بارے میں خبر لی تو پتہ چلا ہُد ہُد غیر حاضر ہے۔ فرمایا یہ ہُد ہُد کہاں غائب ہو گیا بلا اجازت غیر حاضری پر تو اسے بہت سخت سزا دی جائے گی یا ہو سکتا ہے سزائے موت دے دی جائے اور اسے ذبح کر دیا جائے۔ یا پھر کوئی معقول وجہ بیان کرے گا۔

خدام کو رعایا کی خبر گیری اور انتظامی امور

حضرت ابن عباسؓ کے مطابق ہُدہُد میں یہ خصوصیت ہے کہ زیر زمین پانی کی گذرگاہوں کو بھانپ لیتا ہے اور لشکر جہاں پہنچا تھا وہاں بظاہر پانی نہ تھا اب اس کی ضرورت پڑی کہ جگہ کی نشاندہی کرے اور جنات پل بھر میں کھود نکالیں تو وہ غائب جبکہ لشکر میں سے بعض کا پیاس سے مرنے کا اندیشہ تھا تو اس کی غیر حاضری پر بھی سزائے موت تک کا امکان بیان ہوا لہذا امورِ سلطنت میں خدام اور رعایا کی خبر گیری نیز ذمہ دار لوگوں پر انتظامی امور میں دیانتداری کا اور پابندی سے کرنے کا اہتمام ضروری ہے یہاں عجیب بات نقل فرماتے ہیں کہ ہُدہُد زیرِ زمین تو دیکھ لیتا ہے مگر زمین پر ڈالے گئے جال میں بہت جلد پھنس جاتا ہے وہ نہیں دیکھ پاتا سبحان اللہ سب قدرت اللہ ہی کے لیے ہے اور مخلوق بہرحال محتاج۔ سو ہُدہُد بہت جلد حاضر ہو گیا اور عرض کرنے لگا کہ حضور غلام ایک بہت اہم خبر لایا ہے کہ دورانِ پرواز ایک شاداب ملک دیکھ کر ادھر چلا گیا اور وہاں جا کر ایسی عجیب حالت دیکھی جس کی آپ کو ابھی اطلاع نہیں کہ علم غیب تو خاصہ باری تعالیٰ ہے اور انبیاء کو اطلاع دی جاتی ہے لہذا جس

علمِ غیب خاصہ باری تعالیٰ ہے

بات کی خبر اللہ جل جلالہ کی طرف سے نہ پہنچے اس کا پتہ نہیں ہو سکتا یہاں اللہ نے ہُدہُد کو ذریعہ بنا دیا اور وہ خبر یہ تھی کہ میں سباء سے جو یمن کا بہت بڑا شہر تھا یہ اطلاع لایا ہوں اور پورے وثوق سے عرض کر رہا ہوں کہ وہاں اس قوم پر ایک خاتون کی حکومت ہے جس کے پاس حکومت و سلطنت کے تمام لوازم موجود ہیں اور وہ ایک بہت بڑے اور عظیم الشان تخت پر جلوہ افروز ہوتی ہے۔

عورت کی حکومت

اسلام میں عورت کی حکومت کے بارے میں کوئی ابہام نہیں اور اس بات پر اجماع ہے کہ عورت حکومت کی اہل نہیں بلکہ نماز تک میں امامت نہیں کر سکتی چہ جائیکہ امامت کبریٰ پہ فائز ہو۔ بلقیس کی حکومت سے دلیل لینا درست نہیں کہ وہ آتش پرستوں کی حکمران تھیں اور سلیمان علیہ السلام کا ان سے شادی کر کے انہیں حکومت پر فائز رکھنا کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں دوسرے یہ کہ اگر ایسا ہو تو حکومت شادی کے بعد سلیمان علیہ السلام کی ہوئی وہ تو ان کے تابع ہو گئی اور حق یہ ہے کہ ہمیں آقائے نامدار ﷺ کی اطاعت کرنا ہے پہلی امتوں کی نہیں اور آپ ﷺ نے اس کی اجازت نہیں

دی نہ کسی عورت کو امام یا حاکم مقرر فرمایا۔

بلقیس کے حالات

مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ ان کے دادا اس علاقہ کے بہت بڑے سلطان تھے پھر بلقیس کے باپ نے ایک جنی عورت سے شادی کی تھی جس کی یہ بیٹی تھی لہٰذا اس کے ساتھ بھی جنات ہوتے تھے۔ جنات کے ساتھ شادی کا امکان اور جواز اس پر اختلاف ہے کہ آیا یہ جائز ہے یا نہیں یہ حالات "اکام المرجان فی احکام جان" نامی کتاب میں موجود ہیں کہ یہ کیسے ممکن اور کس دور میں ایسا ہوا۔ جہاں تک جنات کے توالد و تناسل کا تعلق ہے تو وہ انسانوں کی طرح سے ہے اور جن مردوں کے انسانی خواتین پر جنسی حملے یا جنی خواتین کے انسان مردوں سے جنسی تعلقات فقیر کے ذاتی علم میں بھی ہیں کہ ایسا ہوتا ہے اور بکثرت ہوتا ہے ہاں نکاح کے جواز میں تردد ہے علماء کا یہ ارشاد بہت وزن رکھتا ہے کہ اگر اسے جائز کہا جائے تو ہر ناجائز حمل رکھنے والی عورت کہہ سکتی ہے کہ میں نے جن سے شادی کی ہے پھر اس کی تحقیق کیا ہو سکے گی بہرحال ایک طبقہ جواز کا قائل بھی ہے نیز ہُدہُد نے یہ اطلاع بھی دی کہ وہ عظیم الشان ملکہ اور اس کی قوم سورج کی پوجا کرتی ہے یعنی آتش پرست ہیں جو سورج آگ اور ہر روشنی کی پرستش کرنے لگتے ہیں اور شیطان نے انہیں اس راستے پر ایسا ڈال دیا ہے کہ وہ اسی کو بہت خوبصورت راستہ یعنی راہِ ہدایت سمجھے ہوئے ہیں اور یوں انہیں اللہ ج کی راہ سے روک دیا ہے اور وہ گمراہ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ حق یہ ہے کہ وہ اللہ ج کو سجدہ کریں جو آسمان و زمین سے پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور بندوں کے ظاہر و باطن سے بھی خوب واقف ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں صرف اللہ پروردگار ہے عرشِ عظیم کا بھی۔ یعنی ہُدہُد نے بھی خواہش ظاہر کی کہ انہیں ہدایت کی طرف بلایا جائے تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ابھی تصدیق ہو جاتی ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو یا جان بچانے کے حیلے کر رہے ہو۔ میرا یہ خط لے جاؤ اور ملکہ اور اس کی قوم کو دو ملکہ کو دے کر الگ ہو جانا یعنی آدابِ شاہی کا لحاظ رکھنا پھر دیکھتے ہیں کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

کُفّار کو دعوت بذریعہ تحریر

بذریعہ تحریر بھی دعوت نہ صرف درست بلکہ مسنون ہے آپ ﷺ نے کفار کے بادشاہوں کو خطوط روانہ فرمائے مگر اس میں مہذب انداز اختیار کرنا ضروری ہے جیسا کہ یہاں ہُدہُد کو تعلیم دیا جا رہا ہے اور آپ ﷺ کے قاصدوں کے

عمل سے واضح ہے چنانچہ ہُدہُد نے خط لے جاکر ملکہ کے ذاتی کمرہ میں جہاں وہ اکیلی تھی دیا اس نے پڑھا اور اپنے ساتھ دربار میں لائی اور امراءِ دربار سے کہا کہ مجھے ایک خط ملا ہے جو کسی نے میرے کمرے میں ڈال دیا ہے مگر وہ خط بہت خوبصورت جامع اور لائق ستائش ہے یہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اس کا مضمون ہے کہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے اور میرے مقابلے میں کبھی قوت کا اظہار نہ کرنا بلکہ اطاعت اختیار کرکے پاس حاضر ہو جاؤ۔

خط کے آداب

اول تو خط پہ مہر تھی جو خط کی عظمت کی دلیل ہوتی ہے اور دنیا کے سب حکمران استعمال کرتے ہیں حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ بھی خطوط پہ مہر ثبت فرماتے تھے۔ لکھنے والے کا نام پہلے ہو تاکہ مکتوب الیہ جان لے خط کس کا ہے آج کل پیڈ جو چھپتے ہیں وہ یہ دونوں کام کر دیتے ہیں تیسرے یہ کہ خط اللہ جل شانہٗ کے نام سے شروع کیا جائے اور چوتھے یہ کہ جامع مضمون کم الفاظ ہوں فضول جملے لکھ کر خط طویل نہ کیا جائے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خواہ کافر کو لکھا جائے شروع اللہ کے نام اور اس کی عظمت کے بیان سے ہو۔

رکوع نمبر ۳ آیات ۳۲ تا ۴۴

وَقَالَ الَّذِينَ $\frac{19}{18}$

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ
مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾
قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ
وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾
قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً
اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ
وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾
وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ
يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾
فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۡ
فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ
بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾

(خط سناکر) کہنے لگی کہ اے اہلِ دربار میرے اس معاملے میں مجھے
مشورہ دو جب تک تم حاضر نہ ہو اور صلاح نہ دو میں کسی کام کو فیصل کرنے والی نہیں ﴿٣٢﴾
وہ بولے کہ ہم بڑے زور آور اور سخت جنگجو ہیں اور حکم آپ کے اختیار
ہے۔ تو جو حکم دیجئے گا اس کے مآل پر نظر کر لیجئے گا ﴿٣٣﴾
اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں
تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو
ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور اسی طرح یہ بھی کریں گے ﴿٣٤﴾
اور میں اُن کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ
قاصد کیا جواب لاتے ہیں ﴿٣٥﴾
جب (قاصد) سلیمان کے پاس پہنچا تو (سلیمان نے) کہا کیا تم مجھے مال سے
مدد دینا چاہتے ہو جو کچھ خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے
جو تمہیں دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ اپنے تحفے سے تم ہی خوش ہوتے ہو گے ﴿٣٦﴾

32. She said: O chieftains! Pronounce for me in my case. I decide no case till ye are present with me.

33. They said: We are lords of might and lords of great prowess, but it is for thee to command; so consider what thou wilt command.

34. She said: Lo! kings, when they enter a township, ruin it and make the honour of its people shame. Thus will they do.

35. But lo! I am going to send a present unto them, and to see with what (answer) the messengers return.

36. So when (the envoy) came unto Solomon, (the King) said: What! Would ye help me with wealth? But that which Allah hath given me is better than that which He hath given you. Nay it is ye (and not I) who exult in your gift.

37. Return unto them. We verily shall come unto them with hosts that they cannot resist, and we shall drive them out from thence with shame, and they will be abased.

38. He said: O chiefs! Which of you will bring me her throne before they come unto me, surrendering?

39. A stalwart of the Jinn said: I will bring it thee before thou canst rise from thy place. Lo! I verily am strong and trusty for such work.

40. One with whom was knowledge of the Scripture said: I will bring it thee before thy gaze teturneth unto thee. And when he saw it set in his presence, (Solomon) said: This is of the bounty of my Lord, that He may try me whether I give thanks or am ungrateful. Whosoever giveth thanks he only giveth thanks for (the good of) his own soul: and whosoever is ungrateful (is ungrateful only to his own soul's hurt). For lo! my Lord is Absolute in independence, Bountiful.

41. He said: Disguise her throne for her that we may see whether she will go aright or be of those not rightly guided.

42. So, when she came, it was said (unto her): Is thy throne like this? She said: (It is) as though it were the very one. And (Solomon said:) We were given the knowledge before her and we had surrendered (to Allah).

43. And (all) that she was wont to worship instead of Allah hindered her, for she came of disbelieving folk.

44. It was said unto her: Enter the hall. And when she saw it she deemed it a pool and bared her legs. (Solomon) said: Lo! it is a hall, made smooth, of glass. She said: My Lord! Lo! I have wronged myself, and I surrender with Solomon unto Allah, the Lord of the Worlds.

ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا
وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ۳۷

ان کے پاس واپس جاؤ ہم ان پر ایسے لشکر لیکر حملہ کرینگے جنکے مقابلے کی
ان میں طاقت نہ ہوگی اور انکو وہاں سے بےعزت کرکے نکال دینگے اور وہ ذلیل ہونگے ۳۷

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا
قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۳۸

سلیمان نے کہا کہ اے دربار والو کوئی تم میں ایسا ہے کہ قبل اسکے کہ وہ لوگ
فرمانبردار ہو کر ہمارے پاس آئیں ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے ۳۸

قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ
قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ
لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۳۹

جنات میں سے ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ قبل اسکے کہ آپ اپنی
جگہ سے اٹھیں میں اسکو آپکے پاس لا حاضر کرتا ہوں اور مجھے اس پر
قدرت بھی حاصل ہے (اور) امانت دار بھی ہوں ۳۹

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا
آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ
فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَٰذَا مِنْ
فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ
وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ
كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۴۰

ایک شخص جس کو کتاب (الٰہی) کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپکی آنکھ
کے جھپکنے سے پہلے پہلے اسے آپکے پاس حاضر کئے دیتا ہوں جب سلیمان
نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے پروردگار کا
فضل ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفران نعمت کرتا ہوں
اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا
ہے تو میرا پروردگار بے پروا (اور) کرم کرنے والا ہے ۴۰

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ
تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ۴۱

سلیمان نے کہا کہ ملکہ کے (امتحان عقل کے) لئے اسکے تخت کی صورت بدل دو
دیکھیں کہ وہ سوجھ رکھتی ہے یا ان لوگوں میں ہے جو سوجھ نہیں رکھتے ۴۱

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ
كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَ
كُنَّا مُسْلِمِينَ ۴۲

جب وہ آ پہنچی تو پوچھا گیا کہ کیا آپکا تخت بھی اسی طرح کا ہے اس نے
کہا کہ یہ تو گویا ہو بہو وہی ہے۔ اور ہم کو اس سے پہلے ہی
(سلیمان کی عظمت وشان کا) علم ہو گیا تھا اور ہم فرمانبردار ہیں ۴۲

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ
إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ۴۳

اور وہ جو خدا کے سوا اور کی پرستش کرتی تھی سلیمان نے اسکو
اس سے منع کیا (اس سے پہلے تو) وہ کافروں میں سے تھی ۴۳

قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ
حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ
قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ ۗ
قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ
مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۴۴ ع

(پھر) اس سے کہا گیا کہ محل میں چلئے جب اس نے اس (کے فرش) کو
دیکھا تو اسے پانی کا حوض سمجھا اور (کپڑا اٹھا کر) اپنی پنڈلیاں کھول دیں
(سلیمان نے) کہا یہ ایسا محل ہے جسکے (نیچے بھی) شیشے جڑے ہوئے ہیں۔
وہ بول اٹھی کہ پروردگار میں اپنے آپ پر ظلم کرتی رہی تھی اور
(اب) میں سلیمان کے ہاتھ پر خدائے رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں ۴۴

اسرار و معارف

ملکہ بلقیس نے اپنے امراء کو جمع کرکے خط سنانے کے بعد رائے دریافت کی اور کہا کہ تمہیں علم ہے

مشورہ کی اہمیت

امورِ سلطنت ہمیشہ تمہارے مشورے سے طے کیے جاتے ہیں اس سے ثابت ہے کہ قبلِ اسلام بھی بعض حکمران مشورہ کی اہمیت سے واقف تھے اسلام نے مشورہ کی اہمیت پر اس قدر زور دیا کہ خود نبی اکرم ﷺ خدام سے مشورہ فرماتے تھے۔

اُمراءِ دربار نے جواب دیا کہ اگر بات مقابلہ کرنے کی ہے تو ہماری جنگی طاقت کسی سے کم نہیں اور ہم مانے ہوئے جنگجو بھی ہیں اور اگر مصلحت اس کے خلاف ہے تو بھی فیصلہ اور حکم تو آپ ہی صادر فرمائیں گی جو مناسب ہو ارشاد فرمائیں اس نے کہا کہ ابھی جنگ مناسب نہیں ہے پہلے تحقیق کر لینا ضروری ہے کہ جنگ میں فتح و شکست دونوں کا امکان ہوتا ہے اور شکست ملکوں اور شہروں پر تباہی لاتی ہے فاتح حکمران شہروں کو اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے بااثر افراد کو رسوا کر دیتے ہیں یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔

فاتحین کا کردار اور مُسلمان

یہاں حکمرانوں کو یہ حکمت عملی تعلیم دی گئی ہے کہ ملکی مفاد میں جنگ لڑی جائے جب کوئی دوسرا راستہ باقی نہ ہو محض اپنی ہوس کی تکمیل کیلئے ملکوں اور قوموں کو جنگ میں نہ جھونکا جائے۔ نیز ملکہ سبا نے غیر مسلم فاتحین کے کردار کی صحیح تصویر پیش کر دی ہے جبکہ اسلام نے جنگ ہی سے روک کر جہاد کا فلسفہ دیا جس میں مقابل کو رسوا کرنا مقصود نہیں بلکہ بُرائی سے روکنا مقصود ہے اور تاریخِ اسلام گواہ ہے کہ مسلمان فاتحین نے کفار مفتوحین سے بھی انصاف اور رواداری کا سلوک کیا جنہیں مغرب کے وحشی اب دہشت گرد کہتے ہیں۔ صحابہ کرام کی عظمت تو بہت بلند ہے فلسطین ہی پر مسلمانوں اور عیسائیوں کے قبضے میں کیا فرق ہے دیکھا جا سکتا ہے۔

نیز ملکہ بلقیس یہ بھی جاننا چاہتی تھی کہ یہ بات صرف بادشاہ کی نہیں اس میں بات عقیدے کی ہے اور باطل مذہب کو چھوڑنے اور اللہ ﷻ کے ساتھ ایمان لانے کی ہے لہذا دیکھا جائے کہ یہ بندہ محض ہوس ملک گیری میں مذہبی لبادہ اوڑھے ہوئے ہے یا واقعی اللہ کا سچا نبی ہے اگر تو مفاد پرست ہے تو مقابلہ

دین کے مقابل مفاد حاصل نہ کیا جائے

کریں گے اور نبی سچا ہے تو اطاعت کی جائے کہ جنگ سے سوائے شکست کے کچھ حاصل نہ ہوگا

چنانچہ یہ طے کیا کہ میں بہت ہی قیمتی تحائف دے کر اپنے قاصد روانہ کرتی ہوں دیکھیں وہ کیا جواب لاتے

ہیں کہ اگر دنیا کا طالب ہے تو دولت لے کر خوش ہو جائے گا یا مزید طلب کرے گا اور اگر نبی ہے تو عقیدے پہ سمجھوتہ نہ کرے گا یہاں یہ بات ثابت ہے کہ باطل معاشرے یا باطل اندازِ حکمرانی کو محض چند فوائد کے لیے قبول کرنا درست نہیں بلکہ اس سے ٹکرانا ضروری ہے۔ رہا غیر مسلم کا ہدیہ تو آپ ﷺ نے قبول بھی فرمایا اور رد بھی۔ جہاں دین پر سمجھوتے کا انداز تھا آپ ﷺ نے رد فرما دیا اور جہاں محض تعلقات میں بہتری کا ذریعہ تھا قبول فرما لیا۔ تحائف کی طویل فہرست لکھی گئی ہے سونے کی اینٹیں جواہرات غلام اور کنیزیں تو ظاہر ہے ایک بہت بڑی خوشحال حکومت کا ایک بہت بڑے شاہنشاہ کے حضور تحفہ بہت قیمتی ہو گا۔ ساتھ کچھ سوالات بھی تھے۔

اللہ کریم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اطلاع کر دی آپ نے دربار سے باہر دور تک سونے چاندی کا فرش لگوا دیا اور انسان حیوان پرندے جنات درجہ بدرجہ دو رویہ کھڑے کر دیئے اور عالیشان دربار سجایا۔ جب وہ قاصد پہنچے تو اپنے تحفے خود انہیں بے قیمت نظر آنے لگے آپ نے فرمایا تو تم مجھے مال و دولت بطورِ رشوت دینا چاہتے ہو حالانکہ اللہ نے بے شمار مال و دولت اپنے احسان سے عطا فرمایا ہے۔ اپنے تحفے واپس لے جاؤ اور یہ دیکھ لو کہ میرے لشکروں کا اندازہ کیا ہے یہ تم پر چڑھائی کریں گے تو تمہیں مقابلہ کی تاب نہ ہو گی اور تمہارے حکمران ذلیل و خوار ہو کر ملک بدر کر دیئے جائیں گے چنانچہ قاصد مبہوت ہو کر واپس پہنچے اور سوالوں کے جواب بھی لائے۔ دنیاوی شان و شوکت اور فوجی طاقت کا تذکرہ بھی کیا تو ملکہ بلقیس نے اطاعت کرنے اور خود حاضر ہونے کا ارادہ کر لیا۔ مفسرینِ کرام کے مطابق اس کے ہمراہ بارہ ہزار سردار تھے جن کے تحت ایک ایک لاکھ سپاہ تھی۔ ادھر جب حضرت کو اطلاع ہوئی تو آپ نے اہلِ دربار سے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو اس کا وہ مشہور تخت اس کے یہاں پہنچنے سے پہلے حاضر کر دے۔ تخت جو اندر ہی بنایا گیا تھا قلعوں کے اندر محلات کے کمرۂ خاص میں تھا وہاں سے نکلنا ہی محال تھا چہ جائیکہ کوئی پہریداروں کے سامنے اسے لے کر چل دے اور حضرت کا یہ

معجزہ اور کرامت و تصرّف

فرمانا کہ تم میں سے کون لائے گا ظاہر کرتا ہے کہ یہ کام تو آپ کے خدام بھی کر سکتے تھے اور خدام کی کرامت بھی آپ ہی کا معجزہ تھا یعنی آپ نے دنیاوی شوکت کے ساتھ اظہارِ معجزہ کو ملانا چاہا کہ محض بادشاہ نہ سمجھیں یہ

بھی جان لیں کہ اللہ کے نبی بھی ہیں نبی کا معجزہ ایسا فعل ہوتا ہے جو عقلی دلائل کو عاجز کر دیتا ہے صادر نبی کے ہاتھ پہ ہوتا ہے مگر فعل اللہ کا ہوتا ہے ایسے ہی نبی کے ماننے والوں سے جب کوئی ایسی بات صادر ہوتی ہے جو عقل کی رسائی سے باہر ہو تو کرامت کہلاتی ہے اور ولی کی کرامت بھی نبی کا معجزہ ہوتی ہے کہ اس کی اطاعت و نسبت سے حاصل ہوتی ہے۔ تیسری قسم تصرف کی ہے یہ بھی کرامت کی ایک قسم ہے کہ کرامت میں ارادے کو دخل نہیں ہوتا مگر جہاں ارادہ کیا جائے اور وہ کام ہو جائے اسے تصرف کہا جاتا ہے جو یہاں ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے حکم پر ایک بہت بڑے جن نے عرض کیا کہ آپ کا دربار ختم ہونے سے پہلے میں وہ تخت خدمتِ عالیہ میں حاضر کر سکتا ہوں اگرچہ بہت مشکل کام اور بھاری تخت محل کے اندر اور پہروں میں ہے مگر اللہ نے مجھے اتنی قوت دی ہے کہ لاسکوں اور کروڑوں کے قیمتی جواہرات سے مرصّع ہے مگر پوری امانتداری سے لا حاضر کروں گا تب ایک ایسے شخص نے جس کے پاس کتاب اللہ کا علم تھا عرض کیا حضور بندہ پلک جھپکنے میں آپ کی خدمت میں حاضر کر سکتا ہے۔

کتاب اللہ کا علم

کتاب اللہ کا علم کیا ہے حق یہ ہے کہ کتاب میں محض الفاظ و معانی ہی نہیں ہوتے بلکہ ہر حرف اور ہر لفظ میں انوارات و تجلیات اور کیفیات ہوتی ہیں جو سب نبی کے دل پر وارد ہوتی ہیں اور اس کی حقیقت متبعین کو سینہ بسینہ نصیب ہوتی ہیں انہی کیفیات کے حامل ولی اللہ کہلاتے ہیں اور ایسے علما ہی انبیاء کے وارث ہوتے ہیں ورنہ محض الفاظ و معانی سے کھیلنے والے عموماً کتاب اللہ کو بھی صرف ذریعہ معاش ہی بنا پاتے ہیں اور بس۔ ان کیفیات کے حامل لوگوں میں تصرف کی قوت بھی حسبِ استعداد ہوتی ہے جس کا اظہار مختلف مواقع پہ ہوتا رہتا ہے۔ قلبی طور پر اس کی تحقیق پر جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر کی گئی تھی یہ سمجھ آئی تھی کہ اس شخص نے جو آپ کا صحابی اور درباری تھا اور مفسرین نے جس کا نام آصف بن برخیا لکھا ہے اپنے قلب کے انوارات تخت پر القا فرما کر ایک بار اللہ کہا تو تخت سامنے پڑا تھا۔

جب آپ نے سامنے پڑا دیکھا تو فرمایا یہ میرے پروردگار کا بہت بڑا احسان ہے کہ مجھے ایسے کامل خادم عطا فرمائے اور اس قدر شوکت بخشی یہ بھی ایک امتحان کا انداز ہے کہ اس عظمت میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں

یا کہیں اس سے محروم تو نہیں ہو رہا اور جو کوئی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اپنے فائدے کو کرتا ہے اور اگر کوئی ناشکری بھی کرے تو اللہ کو اس کی پرواہ نہیں وہ اپنا نقصان کرتا ہے اللہ ان سب باتوں سے بالاتر اور بے نیاز ہے اور بہت کریم ہے کہ بندوں کو کتنے عظیم کمالات عطا فرماتا ہے۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ تخت میں کچھ تبدیلیاں کر دی جائیں جیسے جواہرات کی جگہ وغیرہ بدل جاتے اور پتہ نہ چلے کہ کچھ تبدیل کیا گیا ہے کہ دیکھیں یہ خاتون کتنی ذہین ہے۔ چنانچہ جب ملکہ حاضر ہوئی تو پوچھا گیا کہ کیا آپ کا تخت بھی ایسا ہی ہے تو کہنے لگی لگتا تو یہ ہے کہ یہ وہی تخت ہے اور اتنے بڑے معجزے کی ہمیں اب ضرورت تو نہ تھی ہم جان چکے تھے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور ہم اطاعت گزار بن کر حاضر ہوتے ہیں۔

رسومات کا اثرِ بد

ارشاد ہوتا ہے کہ دانشمند تھا تو ن تھی مگر پہلے ایمان اس لیے نہ لائی کہ قوم کی رسومات میں گرفتار ہو کر حق سے دور تھی چونکہ قوم کا فرتھی اس نے بھی ان کی رسومات میں آنکھ کھولی تو اس کا اثرِ بد یہ تھا کہ ذہین ہونے کے باوجود اندھیرے میں تھی شمسِ نبوت کو دیکھا تو آنکھیں روشن ہو گئیں۔

چنانچہ محل کے اندر چلنے کو کہا گیا تو سارا محل شیشوں سے جڑا ہوا تھا راہ میں حوض تھے جن میں مچھلیاں بھی تھیں مگر اوپر شیشے کا فرش تھا جو نظر نہ آتا تھا جب گزرنے لگی تو پنڈلیوں سے کپڑے کو اوپر کھینچا تو بتایا گیا اس حوض پر شیشہ جڑا ہوا ہے آپ آرام سے گزر جائیں تو کہنے لگی ایک محل کے اندر کا راستہ بھولنے والے بھلا کیسے راہِ ہدایت کو کیسے پا سکتے ہیں ہم جو خود کو حق پر سمجھتے رہے تو اپنے آپ پر ظلم کیا اور اے پروردگار اب فرما دے کہ میں سلیمان علیہ السّلام کے ساتھ تیری توحید پہ ایمان لاتی ہوں تو ہی سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ یہاں قرآن حکیم بات ختم کر دیتا ہے مختلف روایات ملتی ہیں کہ حضرت نے اس سے شادی کی اور حکومت پہ بحال رکھا محل بنوا کر دیئے اور مہینے میں چند روز وہاں گزارتے تھے مگر ان روایات کی صحت ایسی نہیں کہ صحیح کہا جا سکے اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے اور اگر ایسا ہو بھی تو عورت کی حکمرانی پہ دلیل نہیں بن سکتی کہ پھر بادشاہ نہ تھی بادشاہ کا نمائندہ تھی نیز ہمیں حکم شریعتِ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے حاصل کرنا ہے۔ اور بلقیس پر اللہ کا یہ احسان ہوا کہ پوری قوم کے ایمان لانے کا سبب بن گئی۔

45. And then We verily sent Thamûd their brother Sâlih, saying: Worship Allah. And lo! they (then) became two parties quarrelling.

46. He said: O my people! Why will ye hasten on the evil rather than the good? Why will ye not ask pardon of Allah, that ye may receive mercy?

47. They said: We augur evil of thee and those with thee. He said: Your evil augury is with Allah. Nay, but ye are folk that are being tested.

48. And there were in the city nine persons who made mischief in the land and reformed not.

49. They said: Swear one to another by Allah that we verily will attack him and his household by night, and afterward we will surely say unto his friend: We witnessed not the destruction of his household. And lo! we are truth-tellers.

50. So they plotted a plot: and We plotted a plot, while they perceived not.

51. Then see the nature of the consequence of their plotting, for lo! We destroyed them and their people, every one.

52. See, yonder are their dwellings empty and in ruins because they did wrong. Lo! herein is indeed a portent for a people who have knowledge.

53. And We saved those who believed and used to ward off (evil).

54. And Lot! when he said unto his folk: will ye commit abomination knowingly?

55. Must ye needs lust after men instead of women? Nay, but ye are folk who act senselessly!

56. But the answer of his folk was naught save that they

اور ہم نے ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح کو بھیجا کہ خدا
کی عبادت کرو تو وہ دو فریق ہو کر آپس میں جھگڑنے
لگے (۴۵)
(صالح نے) کہا کہ اے قوم! تم بھلائی سے پہلے بُرائی کے
لئے کیوں جلدی کرتے ہو؟ (اور) خدا سے بخشش کیوں
نہیں مانگتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (۴۶)
وہ کہنے لگے کہ تم اور تمہارے ساتھی ہمارے لئے شگون بد ہیں (صالح نے) کہا کہ
تمہاری بدشگونی خدا کی طرف سے ہے بلکہ تم ایسے لوگ ہو جن کی آزمائش کی جاتی ہے (۴۷)
اور شہر میں نو شخص تھے جو ملک میں فساد کیا کرتے تھے
اور اصلاح سے کام نہیں لیتے تھے (۴۸)
کہنے لگے کہ خدا کی قسم کھاؤ کہ ہم رات کو اس پر اور اسکے گھر والوں
پر شبخون ماریں گے پھر اسکے وارثوں سے کہہ دیں گے کہ ہم تو اسکے
گھر والوں کے موقع ہلاکت پر گئے ہی نہیں اور ہم سچ کہتے ہیں (۴۹)
اور وہ ایک چال چلے اور ہم بھی ایک چال چلے اور ان کو
کچھ خبر نہ ہوئی (۵۰)
تو دیکھ لو کہ ان کی چال کا انجام کیسا ہوا؟ ہم نے ان کو اور
ان کی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا (۵۱)
اب یہ اُن کے گھر اُن کے ظلم کے سبب خالی پڑے ہیں۔
جو لوگ دانش رکھتے ہیں اُن کیلئے اس میں نشانی ہے (۵۲)
اور جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے تھے اُن کو ہم نے نجات دی (۵۳)
اور لوط کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ تم
بے حیائی (کے کام) کیوں کرتے ہو اور تم دیکھتے ہو (۵۴)
کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر لذت (حاصل کرنے) کیلئے مردوں کی طرف
مائل ہوتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم احمق لوگ ہو (۵۵)
تو ان کی قوم کے لوگ (بولے تو) یہ بولے اور اس کے سوا اُن کا

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا
أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ
يَخْتَصِمُونَ (۴۵)
قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ
الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُونَ (۴۶)
قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَعَكَ قَالَ
طَائِرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ (۴۷)
وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ
فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ (۴۸)
قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ
لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ
وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (۴۹)
وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا
يَشْعُرُونَ (۵۰)
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا
دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ (۵۱)
فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ
فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (۵۲)
وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (۵۳)
وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ
وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ (۵۴)
أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ
النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ (۵۵)
فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا

آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ
يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾
فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا
مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾
ع وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿٥٨﴾
قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ
اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

کچھ جواب نہ تھا کہ لوط کے گھر والوں کو اپنے شہر سے نکال دو
یہ لوگ پاک بننا چاہتے ہیں ﴿۵۶﴾
تو ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو نجات دی مگر انکی بیوی کی کہ
نسبت ہم نے مقرر کر رکھا تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی ﴿۵۷﴾
اور ہم نے اُن پر مینہ برسایا سو جو مینہ اُن لوگوں پر برسا جنکو متنبہ کر دیا گیا تھا بُرا تھا ﴿۵۸﴾
کہہ دو کہ سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے اور اسکے بندوں پر سلام ہے جنکو
اس نے منتخب فرمایا۔ بھلا خدا بہتر ہے یا وہ جنکو یہ اُسکا شریک بناتے ہیں ﴿۵۹﴾

said: Expel the household of Lot from your township, for they (forsooth) are folk who would keep clean!
57. Then We saved him and his household save his wife; We destined her to be of those who stayed behind.
58. And We rained a rain upon them. Dreadful is the rain for those who have been warned.
59. Say (O Muhammad): Praise be to Allah, and peace be on His slaves whom He hath chosen! Is Allah best, or (all) that ye ascribe as partners (unto Him)?

اسرار و معارف

ورنہ قوم ثمود میں دیکھیے جب ان ہی کا قومی بھائی صالح علیہ السلام ہم نے مبعوث فرمایا اور یہی دعوت کہ اللہ ہی کی عبادت کرو انہیں پہنچی تو وہ دو حصوں میں بٹ گئے کچھ لوگ ایمان لانے کے حق میں تھے اور کچھ نہ لانے پر مُصِر تھے جو ایمان نہ لا رہے تھے بلکہ یہ کہنے لگے کہ جو بھی عذاب آتا ہے آئے ہم ایمان نہ لائیں گے اور آگے بیان ہے کہ اس طرف بڑے بڑے سردار تھے تو صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ بھلا یہ کیا دانشمندی ہے کہ توبہ کا موقع نصیب ہے اور تم اللہ کی رحمت کو پا سکتے ہو مگر تم اس سے پہلے عذاب کا مطالبہ لیے بیٹھے ہو تو وہ کہنے لگے کہ یہ ساری بدبختی اور نااتفاقی آپ کے سبب ہے اور آپ کے ماننے والوں کی وجہ سے ہے ورنہ ہم تو بہت اتفاق سے رہ رہے تھے

نااتفاقی اور بدبختی

یہ اعتراض آج بھی کیا جاتا ہے کہ جب دین کی بات کی جائے اور بُرائی سے روکا جائے تو معاشرے میں نااتفاقی کا طعنہ دیا جاتا ہے مگر یاد رہے بُرائی پر اتفاق اجتماعی خودکشی کا نام ہے اور نیکی پہ قائم رہنا ہی اصل اتفاق ہے خواہ اس پہ چند لوگ ہوں اور برائی پہ اکثریت بھی متفق ہو گی تو فساد ہی لائے گی جیسا کہ مغربی جمہوریت میں کثرت رائے کے نتائج کا مشاہدہ وطن عزیز میں گزشتہ نصف صدی سے ہو رہا ہے۔ سو فرمایا کہ بدبختی تمہارے کردار کی وجہ سے کہ اللہ کی نافرمانی پہ جمے ہوئے ہو اور یاد رکھو یہ جو تمہیں چند روز مہلت مِل رہی ہے یہ بھی محض آزمائش ہے اگر باز نہ آئے تو نتیجہ بہت سخت ہو گا مگر شہر میں جو نو سردار تھے وہ سب کے سب فسادی تھے اور انہوں

نے تو نہ صرف اپنی قوم میں بلکہ گرد و نواح میں بھی فساد ڈال رکھا تھا اور کبھی بھلائی کا کام نہ کرتے تھے جب لاجواب ہوئے تو کہنے لگے کہ آپس میں قسمیں کھا کر عہد کرو کہ رات کی تاریکی میں سب مل کر حضرت صالح علیہ السلام کو اور ان کے گھر والوں کو قتل کر دیں پھر ان کے ورثا سے کہیں گے کہ ہم تو ان دنوں یہاں موجود بھی نہ تھے اور اپنے کاموں سے باہر گئے ہوئے تھے یوں اپنی بات کے سچا ہونے پر اصرار کریں گے اور معاملہ ختم ہو جائیگا انہوں نے یہ خفیہ تدبیر کی اور ہم نے بھی ایک خفیہ تدبیر کی جو وہ نہ سمجھ سکے۔ تفاسیر میں ہے کہ رات کو نکلے تو ایک پہاڑی کے دامن سے گزرتے ہوئے ایک بہت بڑا پتھر لڑھک کر ان پر آگرا اور ہلاک ہو گئے اور پھر قوم بھی اپنے کردار کے باعث ہلاک ہو کر نابود ہو گئی اور ان کے بُرے کردار نے ان کے گھروں کو اُجاڑ دیا جو ویران پڑے ہیں اگر کسی کی بھی عقل سلامت ہو تو اس کے لیے اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے جب کہ سب قوم تباہ ہو گئی مگر اہل ایمان کا بال بیکا نہ ہوا کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتے تھے یعنی جس بات پر ایمان لائے تھے اس پر عمل بھی کرتے تھے۔ ایسا ہی واقعہ لوط علیہ السلام کا ہے جب انہوں نے قوم کو برائی سے روکا اور فرمایا تم لوگ کتنے بے حیا ہو کہ کھلے بندوں برائی کرتے ہو۔ اور عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو تم نہ صرف بے حیا ہو بلکہ تم جاہل ہو عام انسانی اخلاق بھی نہیں جانتے آج یہی تصویر مغرب کے معاشرہ کی ہے کہ کلیسا نے

مغرب کا معاشرہ

ہم جنس پرستی کی اجازت دے دی ہے اور مرد مرد سے شادی کرتا ہے اور ننگے کلب بن گئے ہیں بلکہ سر بازار برہنہ پھرتے ہیں یہ بے حیائی تو ہے ہی جہالت بھی ہے جن لوگوں کو مغربی تہذیب اپنانے کا بھوت سوار ہے یہ سوچ لیں کہ قرآن کی رائے ان کے بارے میں کیا ہے۔

تو وہ قوم بھڑک اُٹھی اور اس کے سوا ان کا جواب نہ تھا کہ لوط علیہ السلام کو اور ان کے ماننے والوں کو شہر سے نکال دو یہ بڑے پاکباز بنے پھرتے ہیں مگر قدرتِ الٰہی دیکھئے کہ جنہیں وہ آبادی تک سے نکال باہر کرنا چاہتے تھے انہیں کو اللہ نے بچا لیا اور ساری بستی کو لوط علیہ السلام کی اہلیہ سمیت جو دل سے کفار کے ساتھ تھی تباہ کر دیا ان پر پتھروں کی بارش ہوتی جس نے تباہی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ کہہ دیجیے کہ سب تعریف اللہ کو سزاوار ہے اور وہ ذات ہر قسم کے عیب سے پاک اور بالاتر ہے اور سلامتی اللہ کے برگزیدہ بندوں کے لیے ہے انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کے لیے خواہ کافر بظاہر کتنا محفوظ نظر آتا ہو بالآخر عذاب الٰہی کی زد پر ہے اور ان کی مشرکانہ رسومات سے اللہ کی ذات بہت ہی بلند ہے۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ
لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ
ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا
ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾

بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور (کس نے) تمہارے
لئے آسمان سے پانی برسایا۔ (ہم نے) پھر ہم نے اس سے سرسبز
باغ اگائے۔ تمہارا کام تو نہ تھا کہ تم ان کے درختوں کو اگاتے۔ تو کیا خدا
کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ (ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ رستے سے الگ ہو رہے ہیں ﴿۶۰﴾

60. Is not He (best) Who created the heavens and the earth, and sendeth down for you water from the sky wherewith We cause to spring forth joyous orchards, whose trees it never hath been yours to cause to grow. Is there any God beside Allah? Nay, but they are folk who ascribe equals (unto Him)!

أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ
أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ
الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾

بھلا کس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور اس کے بیچ نہریں بنائیں اور
اس کے لئے پہاڑ بنائے اور (کس نے) دو دریاؤں کے بیچ اوٹ
بنائی (یہ سب کچھ خدا نے بنایا) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟
(ہرگز نہیں) بلکہ ان میں اکثر دانش نہیں رکھتے ﴿۶۱﴾

61. Is not He (best) Who made the earth a fixed abode, and placed rivers in the folds thereof, and placed firm hills therein, and hath set a barrier between the two seas? Is there any God beside Allah? Nay, but most of them know not!

أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ
يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ
ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾

بھلا کون بیقرار کی التجا قبول کرتا ہے۔ جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون اس کی)
تکلیف کو دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا) جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ
خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو ﴿۶۲﴾

62. Is not He (best) Who answereth the wronged one when he crieth unto Him and removeth the evil, and hath made you viceroys of the earth? Is there any God beside Allah? Little do they reflect!

أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهٖ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾

بھلا کون تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ بتاتا اور
(کون) ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے
(یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں)
یہ لوگ جو شرک کرتے ہیں خدا (کی شان) اس سے بلند ہے ﴿۶۳﴾

63. Is not He (best) Who guideth you in the darkness of the land and the sea, He Who sendeth the winds as heralds of His mercy? Is there any God beside Allah? High exalted be Allah from all that they ascribe as partner (unto Him)!

أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ
يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ءَإِلٰهٌ
مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾

بھلا کون خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا۔ پھر اس کو بار بار پیدا
کرتا رہتا ہے اور (کون) تم کو آسمان اور زمین سے رزق
دیتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود
بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) کہہ دو کہ (مشرکو) اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو ﴿۶۴﴾

64. Is not He (best) Who produceth creation, then reproduceth it, and Who provideth for you from the heaven and the earth? Is there any God beside Allah? Say: Bring your proof, if ye are truthful!

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ أَيَّانَ
يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾

کہہ دو کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کے سوا غیب
کی باتیں نہیں جانتے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کب (زندہ کر کے)
اٹھائے جائیں گے ﴿۶۵﴾

65. Say (O Muhammad): None in the heavens and the earth knoweth the Unseen save Allah; and they know not when they will be raised (again).

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ بَلْ هُمْ
فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

بلکہ آخرت (کے بارے) میں ان کا علم منتہی ہو چکا ہے بلکہ وہ اس سے
شک میں ہیں بلکہ اس سے اندھے ہو رہے ہیں ﴿۶۶﴾

66. Nay, but doth their knowledge reach to the Hereafter? Nay, for they are in doubt concerning it. Nay, for they cannot see it.

اسرار و معارف

انہیں اللہ پر ایمان لانے میں عذر ہے تو ان سے پوچھیے کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کس نے کیا ہے کہ بُت تو خود مخلوق ہیں اور اکثر کو تم خود گھڑتے ہو لہذا یہ انکی صنعت تو نہیں ہو سکتی پھر اس کی تخلیق ہیں کمال حکمت سے تسلسل رکھا ہے کہ آسمانوں سے بارشوں کو برساتا ہے سورج کی گرمی بادل کا بننا اور برسنا ہواؤں کا اسے چلانا پھر اسی ایک پانی سے زمین کے سینے سے رنگارنگ باغات اور پھول پھل اگائے ورنہ کسی انسان کے بس میں تو نہیں کہ ایک پودا بھی پیدا کر سکے۔ بھلا کیا جو اس ساری تخلیق میں اللہ کا ہرگز حصے دار نہیں وہ عبادت میں اس کا شریک ہو سکتا ہے؟ کبھی نہیں مگر یہ لوگ ایسا کرتے ہیں۔

بھلا زمین کو کس نے یوں فضا میں ٹھہرایا ہے اور مٹی کے درمیان شفاف پانی کی ندیاں جاری کر دی ہیں اور اس پر بڑے بڑے پہاڑوں کا بوجھ لاد دیا ہے پھر ایک ہی زمین میں میٹھا اور کڑوا دونوں طرح کا پانی موجود ہے اسے کون الگ الگ رکھتا ہے کیا کوئی دوسرا ایسا کر سکتا کہ وہ اللہ کے ساتھ عبادت میں شریک ٹھہرایا جائے لیکن ان لوگوں کی جہالت نے اللہ سے شرک ایجاد کر لیا ہے۔

بھلا بے بس و مجبور کی دعا کون سنتا ہے اور اس کی مصیبت دور فرماتا ہے کہ مشرکین بھی جب انتہائی پریشانی میں گھر جاتے ہیں جیسے سمندری طوفانوں میں پھنستے تو پھر صرف اللہ ہی کو پکارتے تھے۔ اور کس نے تمہیں اگلوں کا وارث اور زمین پر اللہ کی نعمتوں کا امین بنا دیا۔ کوئی بھی تو نہیں جو اللہ کے برابر معبود بن سکے مگر بہت کم لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

بھلا خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں تمہیں کون راہ دکھاتا ہے کہ صحرا میں بھی اور سمندر میں بھی کالی راتیں راستہ تلاش کرنے میں مدد کرتی ہیں اور ستارے واضح ہو کر سمت کی تعین آسان کر دیتے ہیں اور بارش سے قبل خوشخبری دینے والی ہوائیں کون چلاتا ہے بھلا کوئی ہے جو اللہ کے ساتھ عبادت کا مستحق ہو ہرگز نہیں بلکہ جتنے قسم کے شرک انہوں نے ایجاد کر رکھے ہیں اللہ سب سے پاک اور اس کی ذات ان سب باتوں سے بلند ہے۔

بھلا اس ساری مخلوق کو کون پیدا کرتا ہے اور بعد موت دوبارہ پھر پیدا کرے گا اور آسمانوں زمینوں سے

روزی کون دیتا ہے کیا کوئی اور ہے جسے اللہ کی برابری کا حق دیا جائے اگر تمہارے پاس کوئی اس بات پر دلیل ہے تو ان دلائل کے مقابل پیش کرو کہ تمہاری صداقت کا پتہ چلے۔

اطلاع عن الغیب

اور انہیں یہ بھی فرما دیجیے کہ اپنے سارے کمالات اور ایجادات کے باوجود غیب کو جاننا صرف اللہ کا کام ہے کوئی نہیں جانتا کہ علم غیب اسے کہا جائے گا جو بغیر کسی ذریعہ کے حاصل ہو حالانکہ وہ حواس سے غائب بھی ہو مگر مخلوق کسی نہ کسی واسطے ہی سے جانے گی حتیٰ کہ انبیاء کو بھی غیب پر اطلاع دی جاتی ہے لہذا اسے اطلاع عن الغیب کہا جائے گا نہ کہ علم غیب اور مخلوق کو تو یہ بھی علم نہیں کہ موت کے بعد کب دوبارہ زندہ کر کے کھڑے کر دیئے جائیں گے بلکہ محض عقل سے تو یہ آخرت بھی نہ جان سکے اور ان کے سارے علوم عاجز آ گئے بلکہ تھک ہار کر یہ آخرت کے واقع ہونے میں ہی شک کرنے لگے

آخرت اور ذات وصفات کا علم صرف وحی سے ممکن ہے

کہ یہ اس معاملہ میں بالکل اندھے ہیں کہ اللہ کی ذات وصفات اور آخرت کا علم صرف وحی سے ممکن ہے جو دل کو روشن کر کے یقین سے بھر دیتی ہے ورنہ وحی کا منکر اندھے پن کا شکار رہتا ہے۔

رکوع نمبر ۶ آیات ۶۷ تا ۸۲

أَمَّنْ خَلَقَ ۲۰/۲

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا ءَإِذَا كُنَّا تُرَٰبًا وَ
ءَابَآؤُنَآ أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۶۷

اور جو لوگ کافر ہیں کہتے ہیں کہ جب ہم اور ہمارے باپ دادا
مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر (قبروں سے) نکالے جائیں گے ۶۷

67. Yet those who disbelieve say: When we have become dust like our fathers, shall we verily be brought forth (again)?

لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ
إِنْ هَٰذَآ إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ۶۸

یہ وعدہ ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے
(کہاں کا اٹھنا اور کیسی قیامت) یہ تو صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں ۶۸

68. We were promised this, forsooth, we and our fathers. (All) this is naught but fables of the men of old.

قُلْ سِيرُوا فِى ٱلْأَرْضِ فَٱنظُرُوا كَيْفَ
كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُجْرِمِينَ ۶۹

کہہ دو کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ گنہگاروں کا انجام
کیا ہوا ہے ۶۹

69. Say (unto them, O Muhammad): Travel in the land and see the nature of the sequel for the guilty!

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِى ضَيْقٍ
مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۷۰

اور ان کے حال پر غم نہ کرنا اور نہ ان چالوں سے جو
یہ کر رہے ہیں تنگ دل ہونا ۷۰

70. And grieve thou not for them, nor be in distress because of what they plot (against thee).

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا ٱلْوَعْدُ إِن كُنتُمْ
صَٰدِقِينَ ۷۱

اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب
پورا ہوگا؟ ۷۱

71. And they say: When (will) this promise (be fulfilled) if ye are truthful?

72. Say: It may be that a part of that which ye would hasten on is close behind you.

کہہ دو کہ جس (عذاب) کے لئے تم جلدی کرتے ہو شاید اس میں سے کچھ تمہارے نزدیک آپہنچا ہو (٧٢)

قل عسى ان يكون ردف لكم بعض الذي تستعجلون (٧٢)

73. Lo! thy Lord is full of bounty for mankind, but most of them do not give thanks.

اور تمہارا پروردگار تو لوگوں پر فضل کرنے والا ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے (٧٣)

وان ربك لذو فضل على الناس ولكن اكثرهم لا يشكرون (٧٣)

74. Lo! thy Lord knoweth surely all that their bosoms hide, and all that they proclaim.

اور جو باتیں ان کے سینوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں اور جو کام وہ ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار ان (سب) کو جانتا ہے (٧٤)

وان ربك ليعلم ما تكن صدورهم وما يعلنون (٧٤)

75. And there is nothing hidden in the heaven or the earth but it is in a clear Record.

اور آسمانوں اور زمین میں کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے مگر (وہ) کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے (٧٥)

وما من غائبة في السماء والارض الا في كتب مبين (٧٥)

76. Lo! this Qur'an narrateth unto the Children of Israel most of that concerning which they differ.

بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں بیان کردیتا ہے (٧٦)

ان هذا القران يقص على بني اسراءيل اكثر الذي هم فيه يختلفون (٧٦)

77. And lo! it is a guidance and a mercy for believers.

اور بے شک یہ مومنوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے (٧٧)

وانه لهدى ورحمة للمؤمنين (٧٧)

78. Lo! thy Lord will judge between them of His wisdom, and He is the Mighty, the Wise.

تمہارا پروردگار (قیامت کے روز) ان میں اپنے حکم سے فیصلہ کردے گا اور وہ غالب اور علم والا ہے (٧٨)

ان ربك يقضي بينهم بحكمه وهو العزيز العليم (٧٨)

79. Therefor (O Muhammad) put thy trust in Allah, for thou (standest) on the plain Truth.

تو خدا پر بھروسا رکھو تم تو حق صریح پر ہو (٧٩)

فتوكل على الله انك على الحق المبين (٧٩)

80. Lo! thou canst not make the dead to hear, nor canst thou make the deaf to hear the call when they have turned to flee;

کچھ شک نہیں کہ تم مُردوں کو بات نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں آواز سنا سکتے ہو (٨٠)

انك لا تسمع الموتى ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرين (٨٠)

81. Nor canst thou lead the blind out of their error. Thou canst make none to hear, save those who believe Our revelations and who have surrendered.

اور نہ اندھوں کو گمراہی سے (نکال کر) رستہ دکھا سکتے ہو تم تو انہی کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں (٨١)

وما انت بهدي العمي عن ضللتهم ان تسمع الا من يؤمن باياتنا فهم مسلمون (٨١)

82. And when the Word is fulfilled concerning them, We shall bring forth a beast of the earth to speak unto them because mankind had not faith in Our revelations.

اور جب ان کے بارے میں (عذاب کا) وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے لئے زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بیان کردے گا۔ اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے (٨٢)

واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم ان الناس كانوا باياتنا لا يوقنون (٨٢)

اسرار و معارف

ان کے شک اور انکار کی بنیاد اس بات پر ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ مرکر تو ہم مٹی میں مل جائیں گے یا ہمارے اجداد جو خاک ہو چکے تو کیا پھر سب لوگ زمین سے نکال کھڑے کیے جائیں گے؟ کبھی ایسی باتیں پہلے بھی کی

جاتی رہی ہیں اور اب ہم سے بھی کہی جا رہی ہیں یہ محض کہانیاں ہیں حقیقت سے ان کا واسطہ ہی نہیں ان سے کہہ دیجیے کہ انکار تو کر رہے ہو مگر اپنے سے پہلے انکار کرنے والوں کا انجام ذرا دیکھ لو زمین پر پھر کر دیکھو کیسی کیسی تباہی سے دوچار ہوئے چونکہ تخلیق کے دلائل ابھی گزر چکے تھے لہذا یہاں انہیں دہرایا نہیں گیا بس عقل کی حد بیان کر دی گئی کہ اس سے آگے ایمان کا کام ہے۔ پھر کہتے ہیں اگر آپ واقعی سچ کہہ رہے ہیں وقت بتا دیجیے قیامت کس روز واقع ہو گی یعنی اگر آپ وقت ہی نہیں بتا سکتے تو پھر یہ کیسے مان لیں کہ ضرور واقع ہو گی آپ فرما دیجیے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ قیامت کے کچھ آثار یعنی اللہ کے عذاب بالکل تمہاری پیٹھ پیچھے موجود ہوں یعنی آیا ہی چاہتے ہوں لہذا تم عذاب کی طلب میں جلدی نہ دکھاؤ۔ یہ تو ربِ ذوالجلال کا احسان ہے کہ مہلت عطا فرماتا ہے اس لیے کہ آپ کا پروردگار لوگوں پر بہت ہی مہربان ہے یہ تو لوگ ہی ہیں کہ ان کی اکثریت اللہ کا شکر ادا نہیں کرتی۔ اور تیرا پروردگار تو ایسا ہے کہ جو کچھ لوگوں نے دلوں کی گہرائیوں میں چھپا رکھا ہے اسے بھی جانتا ہے ایسے ہی جیسے جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں جانتا ہے اور اس کا علم تو اس کی شان کے مطابق ہے زمینوں آسمانوں کے سب بھید اور غائب باتیں تو لوحِ محفوظ تک میں لکھی ہیں۔ بلکہ بہت سے غیب تو قرآن نے بیان کر دیئے کہ بنی اسرائیل کے علماء میں جن واقعات پہ اختلاف تھا اور کوئی فریق بھی یقینی بات نہیں بتا سکتا تھا ان واقعات کو صحت کے ساتھ بیان کر دیا اور یہ کتاب جس طرح گزشتہ واقعات کی حقیقت بیان کرتی ہے اسی طرح آئندہ کے لیے بھی درست راہنمائی کرتی ہے کہ یہ صرف کتاب نہیں بلکہ اللہ کی رحمت ہے انکے لیے جو بھی اس پر ایمان کی دولت سے بہرہ ور ہوں۔

اور وہ وقت آ رہا ہے جو فی الحال لوگوں سے غائب اور اللہ کے علم میں ہے کہ اللہ لوگوں کے درمیان اپنے حکم کے مطابق فیصلہ کریں گے اور وہ غالب ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا اور جانتا ہے کچھ بھی اس سے چھپایا نہیں جا سکتا۔

اگر یہ آپ کی بات نہیں سنتے تو ان کی مثال مُردوں کی ہے آپ مُردوں کو کیا سنائیں گے یا اس بہرے کی ہے جو بہرا بھی ہو اور پیٹھ پھیر کر چل بھی دے یا ایسے انسان کی ہے جو اندھا ہو اور وہ سُن کر کیسے راہ پا سکتا ہے ہاں آپ کی بات سُن کر مستفید ہونا یہ ان لوگوں کو نصیب ہو گا جو ہماری آیات پہ ایمان لائیں اور مسلمان ہوں،

فرمانبردار ہوجائیں۔

سماعِ موتی

ان آیات کا تعلق مردوں کے سننے سے براہِ راست نہیں اس لیے کہ یہاں کفار کو مُردہ سے تشبیہ دی گئی اور یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ کفار آپ ﷺ کی بات نہیں سنتے تھے ہاں انہیں سُن کر فائدہ نہیں ہوتا تھا جیسے مردہ نیک بات سن کر اس پر عمل نہیں کرسکتا وہی حال ان کا تھا گویا مراد ایسا سنا ہے جو مفید ہو یعنی "سماع نافع" پھر مقابل بھی زندہ نہیں لایا گیا بلکہ فرمایا آپ ان لوگوں کو سنوا سکتے ہیں جو ایمان لاتے۔ یعنی آپ کے ارشادات سن کر فائدہ حاصل کرنا مومن کا کام ہے اس مسئلہ میں کہ مُردے سنتے ہیں یا نہیں صحابہ کرام سے اختلاف روایت کیا جاتا ہے جس کو بہت آسان انداز میں مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حل فرما دیا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ اختلاف مختلف مواقع اور افراد کے بارے ہے مطلق مُردہ سنتا ہے یا نہیں کے بارے نہیں ہے کہ قرآن میں جس قدر آیات اس موضوع پر ہیں وہ صرف کفار کے حق میں ہیں اور اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ مُردے سنتے نہیں ہیں اور مُردوں کے سننے کے حق میں موجود ہے جیسے شہدائے کے بارہ کہ وہ زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں اور یہ بھی ہے وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ۔ کہ ان لوگوں کے احوال سے خوش ہوتے ہیں جو ان کے پسماندگان ابھی دنیا میں ہیں یعنی ان کی نیکی پہ خوشی کرتے ہیں گویا روح میں نہ صرف شعور و ادراک ہوتا ہے بلکہ پچھلوں کے حالات سے واقف بھی ہوسکتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو صرف شہداء کی بات ہے تو یہ ثابت ہوگیا کہ سارے مُردے سننے سے محروم نہیں ہوتے حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ بھی ان صحیح احادیث پہ اعتبار کرکے سماعِ موتی کا جواز بتاتے ہیں جن میں ارشاد ہے کہ مسلمان بھائی کی قبر پر گذرو تو سلام کہو وہ سلام کا جواب بھی دیتا ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ نہ تو سارے مُردے سنتے ہیں اور نہ ہر کوئی سنا سکتا ہے اللہ چاہے تو جسے سنوا دے اور جس کی بات سنوا دے اور یہی اصول زندوں میں بھی ہے کہ ہر کام اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

دابۃ الارض

جب قیامت کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو زمین سے ایک عجیب وغریب جانور نکلے گا جو لوگوں سے باتیں کرے گا اور پھر انہیں پتہ چلے گا جو یقین نہیں کرتے تھے مگر تب وقت گزر چکا ہوگا حضور اکرم ﷺ نے قیامت کی نشانیوں میں سورج کا مغرب سے نکلنا اور اس جانور کا زمین سے نکلنا ارشاد فرمایا ہے مگر تب توبہ کا وقت گزر چکا ہوگا اور لوگ اس عجیب جانور کو جو زمین سے

برآمد ہوگا اور لوگوں سے باتیں کرے گا اور بہت بڑا اور عجیب وغریب ہوگا دیکھ کر حیران ہوں گے اور اللہ کی قدرت کا اندازہ کرسکیں گے مگر ایمان لانے کا وقت گزر چکا ہوگا کہ اس کے فوراً بعد قیامت قائم ہوجائیگی
انسانی مزاج آج اسی سمت رواں ہے کہ کتاب اللہ اور انبیاء کی حکمت آموز باتوں پہ اعتراض کرتے ہیں اور شعبدہ بازی پہ یقین کرلیتے ہیں۔

رکوع نمبر ۷ آیات ۸۳ تا ۹۳

وَقَالَ الَّذِيْنَ ۲۰/۳

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

اور جس روز ہم ہر امت میں سے اس گروہ کو جمع کرینگے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے تو ان کی جماعت بندی کی جائے گی (۸۳)

83. And (remind them of) the Day when We shall gather out of every nation a host of those who denied Our revelations, and they will be set in array;

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾

یہاں تک کہ جب (سب) آجائینگے تو (خدا) فرمائے گا کہ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلا دیا تھا اور تم نے (اپنے) علم سے ان کا احاطہ تو کیا ہی نہ تھا۔ بھلا تم کیا کرتے تھے؟ (۸۴)

84. Till, when they come (before their Lord), He will say: Did ye deny My revelations when ye could not compass them in knowledge, or what was it that ye did?

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾

اور ان کے ظلم کے سبب ان کے حق میں وعدہ (عذاب) پورا ہوکر رہے گا تو وہ بول بھی نہ سکیں گے (۸۵)

85. And the Word will be fulfilled concerning them because they have done wrong, and they will not speak.

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات کو اسلئے (بنایا ہے) کہ اسمیں آرام کریں اور دن کو روشن (بنایا ہے کہ اسمیں کام کریں)۔ بیشک اس میں مومن لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں (۸۶)

86. Have they not seen how We have appointed the night that they may rest therein, and the day sight-giving? Lo! therein verily are portents for a people who believe.

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾

اور جس روز صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا اٹھیں گے مگر وہ جسے خدا چاہے اور سب اس کے پاس عاجز ہوکر چلے آئیں گے (۸۷)

87. And (remind them of) the Day when the Trumpet will be blown, and all who are in the heavens and the earth will start in fear, save him whom Allah willeth. And all come unto Him, humbled.

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾

اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو تو خیال کرتے ہو کہ (اپنی جگہ پر) کھڑے ہیں مگر وہ (اس روز) اس طرح اڑتے پھرینگے جیسے بادل (یہ) خدا کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا۔ بیشک وہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے (۸۸)

88. And thou seest the hills thou deemest solid flying with the flight of clouds: the doing of Allah Who perfecteth all things. Lo! He is Informed of what ye do.

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَىِٕذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾

جو شخص نیکی لیکر آئیگا تو اسکے لئے اس سے بہتر (بدلہ تیار) ہے اور ایسے لوگ (اس روز) گھبراہٹ سے بے خوف ہوں گے (۸۹)

89. Whoso bringeth a good deed will have better than its worth; and such are safe from fear that Day.

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾

اور جو برائی لیکر آئیگا تو ایسے لوگ اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیئے جائینگے۔ تم کو تو ان ہی اعمال کا بدلہ ملے گا جو تم کرتے رہے ہو (۹۰)

90. And whoso bringeth an ill deed, such will be flung down on their fa es in the Fire. Are ye rewarded aught save what ye did?

91. (Say: I (Muhammad) am commanded only to serve the Lord of this land which He hath hallowed, and unto Whom all things belong. And I am commanded to be of those who surrender (unto Him),

92. And to recite the Qur'ân. And whoso goeth right, goeth right only for (the good of) his own soul; and as for him who goeth astray—(unto him) say: Lo! I am only a warner.

93. And say: Praise be to Allah Who will show you His portents so that ye shall know them. And thy Lord is not unaware of what ye (mortals) do.

—o—

(کہہ دو) مجھ کو یہی ارشاد ہوا ہے کہ اس شہر (مکہ) کے مالک کی عبادت
کروں جس نے اس کو محترم (اور مقام ادب) بنایا ہے اور سب چیزیں
اسی کی ہیں اور یہ بھی حکم ہوا ہے کہ اس کا حکم بردار رہوں (۹۱)
اور یہ بھی کہ قرآن پڑھا کروں تو جو شخص راہ راست اختیار
کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کیلئے اختیار کرتا ہے۔ اور جو گمراہ رہتا ہے
تو کہہ دو کہ میں تو صرف نصیحت کرنے والا ہوں (۹۲)
اور کہو کہ خدا کا شکر ہے وہ تم کو عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم
انکو پہچان لوگے۔ اور جو کام تم کرتے ہو تمہارا پروردگار ان سے بےخبر نہیں ہے (۹۳)

إِنَّمَآ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ ٱلْبَلْدَةِ
ٱلَّذِى حَرَّمَهَا وَلَهُۥ كُلُّ شَىْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ
أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾
وَأَنْ أَتْلُوَا۟ ٱلْقُرْءَانَ ۖ فَمَنِ ٱهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا
يَهْتَدِى لِنَفْسِهِۦ ۖ وَمَن ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَآ
أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُنذِرِينَ ﴿٩٢﴾
وَقُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ ءَايَٰتِهِۦ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ
ع وَمَا رَبُّكَ بِغَٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

اسرار و معارف

ایک روز ہم ان سب کو میدان حشر میں جمع فرمائیں گے اور ہر امت سے اللہ کی آیات کا انکار کرنیوالوں کو الگ کر لیا جاتے گا اور یوں جب حاضر کیے جائیں گے تو سوال ہو گا کہ تم نے ہماری آیات کا انکار کر دیا کیا بغیر سوچ بچار کے ہی کر دیا تھا یا تم نے کوشش تو کی مگر حقیقت کو نہ پا سکے تو چونکہ ان کا جرم ثابت ہو گا لہذا ان کے پاس کوئی جواب نہ ہو گا اور نہ ہی کوئی بات کر سکیں گے۔ بھلا انہیں دوبارہ زندہ کیے جانے کی سمجھ نیند سے کیوں نہیں آتی کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات کو آرام کے لیے بنایا ہے اور انسان سو کر آرام حاصل کرتا ہے اور نیند میں بھی تو روح کا تعلق بدن سے ایک گونہ کمزور پڑ جاتا ہے آدمی نفع و نقصان اور خوشی ناخوشی سے یکسر بیگانہ ہو کر دنیا و مافیھا سے الگ ہو جاتا ہے اور وہی بندہ دن کو پھر تازہ دم ہو کر اُٹھ بیٹھتا ہے اور کام کاج میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اگر دل میں ایمان کی روشنی آجائے تو قیامِ قیامت پر یہی بہت بڑی دلیل ہے کہ جو اللہ پہلے پیدا کرتا ہے دوبارہ بھی کر سکتا ہے اور روزانہ نیند میں بدن و روح کے تعلق کو کمزور کر دے اور موت واقع ہو کہ اسی کا نام تو موت ہے اور پھر لوٹا دے اور دوبارہ زندگی پلٹ آئے۔

جس روز حشر قائم ہو گا اور صور پھونکا جائے گا تو ارض و سما کی ساری مخلوق گھبرا اٹھے گی بیہوش ہو ہو کر گر گی اور ختم ہو جائے گی سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ اس سے بچانا چاہے ان پر گھبراہٹ نہ آئے گی اور خوفزدہ ہو کر

دور بھاگ جاتا ہے مگر یہ لوگ اللہ کی بارگاہ کی طرف کھینچے آنے پر مجبور ہوں گے بھاگنے کی جرأت بھی نہ کر سکیں گے۔

اور بلند و بالا پہاڑ جو بظاہر لگتا ہے کبھی اپنی جگہ سے نہ ہلیں گے یہ غبار بن کر اڑیں گے اور گرد کے بادلوں میں بدل جائیں گے کہ یہ سب اللہ کی صنعت ہے اور اسی نے ہر شے کو مضبوطی اور درستگی عطا کی ہے جب وہ تباہ کرنا چاہے گا تو کچھ بھی نہ بچے گا اور لوگو اللہ تمہارے کردار سے خوب واقف ہے یہ بھی سن لو جو کوئی اس روز نیک اعمال کے ساتھ حاضر ہوا وہ اپنے عمل سے کہیں بڑھ کر انعام پائے گا اور جو برائی لایا اسے اوندھے منہ جہنم میں پھینکا جائے گا یاد رکھو وہی بدلہ پاؤ گے جیسے اعمال کیا کرتے تھے۔

انہیں فرما دیجیے کہ مجھے تو یہی حکم ہوا ہے کہ اس شہر کے پروردگار کی عبادت کروں وہ ذات جس نے اس شہر کو محترم بنایا ہے اور رہی مخلوق تو وہ خود سب کی سب اس کی ملکیت ہے بھلا مخلوق عبادت کے لائق کہاں؟ اور مجھے یہ حکم ملا ہے کہ عقائد و اعمال میں اسی کا فرمانبردار رہوں نیز تم سب کو اللہ کا قرآن پڑھ کر سناؤں سو جو کوئی قبول کرے اور سیدھے راستے پر چلنے لگے تو اس میں خود اس کی بہتری ہے اور جو اس کے باوجود بھی گمراہی سے باز نہ آئے تو میرا کام اسے برائی کے انجامِ بد سے بروقت خبردار کرنا ہے اس سے زیادہ میری ذمہ داری نہیں کہ اسے پکڑ کر زبردستی درست راستے پر لاؤں۔

اور فرما دیجیے کہ تمام خوبیاں اور سارے کمالات اللہ کے لیے ہیں وہ قادر بھی ہے علیم بھی اور حکیم بھی بہت جلد تمہیں سب کچھ دکھا دے گا اور جب قیامت قائم ہوگی تو تم بھی جان لوگے کہ ہاں واقعی وہ کام ہو گیا اور تمہارے کردار سے وہ ہر طرح باخبر ہے۔

الحمد للہ سورہ نمل تمام ہوئی

۱۳ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ ۲۴ فروری ۹۴ء